بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۳؎ — مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قادیان مین عہ

جلد (۶)

۶ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ - جولائی ۱۹۰۷ء

گورنمنٹ ۰۱۰

نمبر (۲۹)

فی پرچہ ۲؎

سرچہ گویم باتو گرآئی جہاد در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

از یتیم للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے - کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے - شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے - اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیلابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یکسے دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — ۲۰ عہ

معاونین درجہ اول جن کو حق ہے پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے — ۵ عہ

معاونین درجہ دوم جن کو حق ہے پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے — للعہ

عام قیمت پیشگی — ۳ عہ

عام قیمت مابعد — للعہ

قیمت فی پرچہ — ۲ عہ

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے چند یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہین مل سکیگا رسید اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے تمام روپیہ بنام میان معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیے - منیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار رہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کرادنٹ صاحب پی ایچ ڈی

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

اوپر آٹھ دلائل اس امر پر دئے جاچکے ہین کہ موجودہ اناجیل صرف افسانے ہین۔ کوئی تاریخی کتب بھی نہین ہیں۔ چہ جائیکہ الہامی کتابین ہوسکین۔ جس زمانہ مین یسوع کا ہونا بیان کیا جاتا ہے اور واقعات صلیب کا ذکر کیا جاتا ہے اس زمانہ کے رومی حکام نے جوکہ یروشلم مین متعین تھے اپنی سرکاری رپوٹون مین یا پرائیویٹ خطوط مین کبھی کوئی تذکرہ یسوع کا نہین کیا۔ ہیرودیس اگرپا۔ ایک حاکم رومی تھا۔ جوکہ ۲۵ سال تک یروشلم مین حکمران رہا تھا۔ مگر اس نے یسوع کا کوئی ذکر نہین کیا یہ تمام مصنف اور حکام جن کا اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ یروشلم کے رہنے والے تھے۔ پھر تعجب ہے کہ اونہون نے انجیلی قصون کی نہ کوئی تصدیق کی ہے نہ تکذیب بلکہ ان کا ذکر بھی نہین کیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ انجیلی قصے فقط ناول ہین جن کے لکھنے کا رواج اس زمانہ مین بہت تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت اس قسم کی ستر اناجیل موجود تھین۔ گو ان مین سے کسی کا نام انجیل نہ تھا۔ تیسری صدی کے بعد جب پادریون نے ان ستر کتابون کے مجموعہ مین سے چند ایک کا انتخاب کیا اور ایک جلد مین ان کو مجلد کرایا تب اس کا نام انجیل رکھا گیا ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ان کتابون کے لکھنے والون کا یہ منشا ہر نہ تہا کہ ان کتابون کو انجیل کے نام سے موسوم کیا جاوے۔

عیسائیون کے ابتدائی بزرگ کبھی یسوع کو اس طرح کا خدا نہ یقین کرتے تھے۔ جیسا کہ اب کہا جاتا ہے۔ جیتن پلوری جب رومی بادشاہ کے سامنے پیش ہوا اور رومی بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم یسوع کے متعلق کیا عقائد رکھتے ہو تو اس نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے عقائد کوئی خاص نہین جو اور قومین اپنے بزرگون کے متعلق نہ رکھتی ہون۔ جیسا کہ رومیون کے بزرگ کنتور اور پرسیس کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تھے ایسا ہی ہم یسوع کے متعلق عقیدہ رکھتے ہین کہ وہ بھی کنواری کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور یسوع ہو تون کو اس طرح نکالا کرتا تہا جیسا کہ رومی بزرگ الیسکیولاپس نکالا کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانے عیسائی یسوع کو کوئی ایسی خصوصیت نہ دیتے تھے جو دوسرے انسانون مین نہ پائی جاتی ہو۔

متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا جو کہ اناجیل نویس ہوئے ہین ان سے پہلے بہت سے بزرگ عیسائی گذر چکے تھے اگر یہ قصے قابل لکھنے کے اور درست ہوتے تو ضرور تہا کہ وہ بزرگ ان کے لکھنے کی طرف توجہ کرتے وہ بزرگ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ اب تک بہت بڑے عظیم الشان آبار یسوعین سمجھے جاتے ہین اور مانے جاتے ہین بلکہ بعض فرقون مین پرستش کئے جاتے ہین ان کے نام یہ ہین۔ کلی منس۔ اگسنے شس۔ پولی کارپ بارنباس۔ پے پی اس۔ کلی منٹ۔ اوری جن۔ یوسی بی اس جیتن۔ جیروم اور حرمس۔

نے پولین بونا پارٹ۔ یورپ کے مشہور فاتح نے ایک دفعہ جرمنی کے مشہور عالم یوحنا دان ہارڈر کو کہا تہا کہ یسوع کبھی کوئی دنیا مین ہوا بھی ہے یا نہین یا کہ ہم اناجیل کو ناولون کی الماری مین رکھ چھوڑین۔

اگر آج سے پانچ سو سال بعد یعنی ۲۴۰۷ء مین اگر کوئی شخص ایک کتاب لکھے اور اس مین یہ درج کرے کہ انگلستان کا ایک بادشاہ تہا جس کا نام ایڈورڈ ہفتم تہا اور وہ (خدانخواستہ) قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ وہ اپنی کتاب مین لکھے مگر زمانہ حال کے اخبارون اور تواریخون مین اس واقعہ کا ذکر نہ پایا جائے تو یقین کرنا پڑیگا کہ یہ ایک جہوٹا قصہ ہے یہی حال یسوع کے ساتھ ہوا اور انجیلین ہرگز قابل اعتبار نہین ہین۔

عیسائی پادریون کی مہربانیون سے ایسے جہوٹے قصون اور افسانون کا ایک سچے قصہ کے رنگ مین شہرت پاجانا کوئی تعجب انگیز امر نہین کیونکہ اس کی مثالین عیسائیون کی تاریخ مین اور بھی پائی جاتی ہین جن مین سے ایک کا مین اس جگہ ذکر کرتا ہون۔

۱۱۰۰ء ایک ہزار عیسوی مین شہر روما مین ایک پادری صاحب پوپ کے پاس ایک دن اچانک آئے اور بیان کیا کہ مجھے خداوند نے ہندوستان کے ملک کی طرف مشنری کرکے بھیجا تھا اور مین نے وہان جاکر بہت سے معجزات دکھلائے ہین اور خداوند کا جلال ظاہر کیا ہے ان کا نام یوحنا پرلیسٹر تہا۔ یوحنا پرلیسٹر صاحب اپنے عجیب عجیب واقعات اور معجزات بیان کرنے کے بعد پوپ سے برکات حاصل کرکے پھر اپنے مشن کے لئے ہندوستان کو چلے گئے ان دنون یورپ مین کسی کو معلوم نہ تہا کہ ہندوستان کس طرف ہے اور اس تک پہنچنے کی راہ کون سی ہے مگر جان پرلیسٹر صاحب غالباً روح القدس کی امداد سے وہان پہونچگئے اور ان کی روانگی کے پانچ چھ سال بعد عیسائی ممالک مین یہ خبر مشہور ہوگئی کہ پرلیسٹر جان نے وسط ایشیا مین ایک زبردست عیسائی سلطنت کی بنیاد رکھدی ہے اور نہائت شان وشوکت کے ساتھ وہ اس ملک پر حکمران ہے اور لکھو کہا آدمی اس کی رعایا ہے جن کا وہ نہ صرف بادشاہ ہے بلکہ روحانی حاکم ہے پھر یہ خبر مشہور ہوئی پرلیسٹر نے ایک بڑی فوج جمع کرلی ہے اور وہ عنقریب مشرق کیطرف سے بیت المقدس پر چڑہائی کریگا اور اسے مسلمانون کے قبضہ مین سے نکال لیگا اس بات کو سنکر عیسائیون نے خوشی کے نعرے مارے اور بہت سے جوشیلے عیسائی صلیبی جنگ کیواسطے طیار ہوگئے تاکہ پرلیسٹر صاحب کی امداد کیواسطے مغرب کیطرف سے مسلمانون پر حملہ کرین لیکن سال پر سال گذرتا گیا اور بیت المقدس سے کوئی خبر اس کی تصدیق مین نہ آئی پوپ نے ہر چہار طرف پیغام بھیجے کہ کوئی صحیح خبر پرلیسٹر کی ملے۔ مگر پوپ کے ایلچی اس سے بڑھ کر کوئی خبر نہ لا سکے کہ پرلیسٹر طیاری کر رہا ہے اور عنقریب چڑہائی ہوگی پھر دوپچے ذریعہ سے مشہور ہوا کہ پرلیسٹر کی سلطنت ہند ایران اور تاتار کے ملکون پر پورے طور سے ہوچکی ہے اور شہر بابل کے کھنڈرات تک اس کی سرحد ہے اور وہ تمام عجیب جانور جن کا ذکر عیسائیون کی پرانی کتابون مین موجود ہے، گر دنیا مین کہین دیکھے نہین جاتے وہ سب پرلیسٹر کی سلطنت مین پائے جاتے ہین۔ بے نظیر خوبصورتی کی عورتین اور ایسے مرد جن کی تدرتاً ایک ہی آنکھ ہوتی ہے وہ بھی پرلیسٹر کے ملک مین پائے جاتے ہین ایسے زبردست عیسائی بادشاہ کے ساتھ اتحاد قائم کرنا نہائت ہی ضرور تہا اور یورپ کے عیسائی بادشاہون کی بڑی خواہش تھی مگر افسوس ہے کہ پرلیسٹر کی سلطنت تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہ تہا معلوم نہین کہ کس ذریعہ سے وہان سے خبرین تو یورپ تک آجاتین لیکن وہان کوئی جانہ سکتا تہا۔ سالہا سال اسی طرح گذرتے گئے آخر ایک ڈیپوٹیشن بھیجا گیا یہ زبردست اور باہمت جماعت جب واپس آئی تو اس نے بیان کیا کہ اگرچہ ہم پرلیسٹر کی سلطنت کے اندر نہین جا سکے تاہم اس کے قریب تک پہنچنے مین بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اگرچہ اس کی رعایا کے ساتھ ملاقات ہم نہین کرسکے تاہم قرب وجوار کی سلطنتون کی رعایا کے ذریعہ سے ہمکو خبر ملی ہے کہ وہ سلطنت کیسی شاندار ہے ہماری نزدیک یہ کامیابی اس ڈیپوٹیشن کی کچھ تھوڑی سی نہ تھی کیونکہ قطب شمالی اور جنوبی کی تلاش مین پھرنیوالے بھی آجتک قطبین تک نہین پہونچے بلکہ صرف انکے قریب سے خبرین لے آئے ہین (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ایک نیا فتویٰ

مولویوں کے ایمان اور تقویٰ کا نمونہ

علماء روہیلکھنڈ نے حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے متعلق ایک نیا فتویٰ شایع کیا ہے جس میں ان علماء نے مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حلفی بیان کے مطابق کہ مسلمان جھوٹ بولے چوری کرے زناء کرے بغاوت کرے غرضیکہ کوئی بھی بدمعاشی کرے جنتی کا مستحق رہتا ہے۔ دل کھول کر افترا پردازی سے کام لیا ہے اس فتویٰ میں سے کچھ اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

فتویٰ علماء روہیلکھنڈ بابت میرزا قادیانی مدعی نبوت

میرزا قادیانی ایک شعبدہ باز اور دنیا ساز شخص ہے . . . . غرضیکہ عیسائی و مسلمان و ہنود ہر ایک کے مذہبی اصول پر حملہ آور ہو کر . . . . بہرحال سخت اور بے ادب اور منہ زور ہے . . . . لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی صحبت سے بھاگیں . . . . تو مرزا صاحب کو جو امام حسین علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ اور تمام علمائے امت اور روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہتا ہے۔ اور بزرگان دین کی سخت اہانت کرتا ہے . . . . . محمد اعظم

بعض پیشگوئیاں اگر میرزا صاحب کی صحیح نکلیں تو ایسی تو کافر منجموں کی بھی صحیح ہو جایا کرتی ہیں . . . . لہذا عوام کو اس سے محترز رہنا لازم ہے۔ ابو یحییٰ محمد عفی عنہ

بیشک قادیانیوں کیساتھ مثل برادران اہل اسلام ارتباط نہیں رکھنا چاہیے اور انکی امامت سے نماز نہیں ادا کرنی چاہیے۔ محمد عبد الخالق مدرس مدرسہ عین العلم

اسی طرح اسی کا یہ دعوٰی ہے کہ میں مسیح اور مہدی کاہن ہوں بریں وجہ اور دیگر وجوہ لازم ہے کہ قادیانی معہ اپنے پیروں کے دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں کو ان سے کسی طرح تعلق برادرانہ جائز نہیں . . . . . عبد الکریم عفی عنہ

کوئی شخص دعوٰی رسالت صراحتہً یا کنایتہً کرے تو وہ شخص کاذب ہے کیا اس شریعت سے بہتر کوئی دوسری شریعت ہو سکتی ہے جو مدعی رسالت اسکو لائیگا۔ اور اسکو باطل کریگا . . . . کسی نے اس دین متین کو نظر انکار سے نہیں دیکھا . . . . .

محمد غلام محی الدین عفی عنہ پیش امام مسجد شاہجہانپور

قادیانی کی مصاحبت عوام کے لئے سم قاتل سے زیادہ مضر ہے۔ اور نماز انکے پیچھے ناجائز۔ واللہ اعلم بالصواب۔ محمد حسین عفی عنہ

مرزا قادیانی دین کو بدلنا چاہتا ہے اور ایک جدید مذہب کا امام خود بننا چاہتا ہے . . . . ایک وحی یہ بیان کی ہے کہ مجھکو وحی ہوئی ہے۔ کہ تیری عمر ۸۰ برس کی یا تین چار سال کم۔ یا چند سال زیادہ تو غور کرو کہ یہ کلام مشکوک وحی الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ اسکے قایل کو مجنون یا احمق تصور کیا جائیگا عاقل ایسا کلام مہمل مشکوک نہیں کر سکتا ہے چہ جائیکہ وحی الٰہی ہو نعوذ باللہ . . . . . اور فرقہ اہلسنت الجماعت سے خارج ان سے خلط ملط میل جول رکھنا اور انکے ساتھ کھانا پینا اور برتاؤ برادری کا برتنا سخت ممنوع ہے اور انکے پیچھے نماز پڑھنا نادرست ہے:۔ حررہ محمد ریاست علی عفی عنہ

چنانچہ دعوٰی نبوت و انکار ختم نبوت من کل الوجوہ کی نسبت نیچریانہ خیالات ابن اللہ و تثلیث کا اقرار اور حضرت عیسیٰ کی توہین اپنے کو مجدد و مخدوم ملائکہ قرار دینا وغیرہ . . . . . لہذا ان لوگوں سے عوام کو بچنا لازم ہے۔

کاتبہ العبد الاواہ ابو اسحٰق محمد عبد اللہ برادر و تلمیذ فاضل اجل مولانا حکیم حافظ ابو یحییٰ محمد صاحب محدث شاہجہانپوری

مرزا قادیانی کے کفر میں تردد نہیں اس کے اقوال کفریہ اس کے رسائل میں مرقوم ہیں۔ وہ اور اسکے متبعین سب ناری جہنمی کافر ہیں ان سے میل جول اور مخالطت وغیرہ رکھنا سب حرام ہے . . . . . المشتہر

ابوالمکارم محمد رفعت اللہ خان محلہ انٹہ شاہجہانپور تلمیذ جامع معقول و منقول الشیخ الاعظم جناب مولانا سید محمد اعظم معتمد علیہ فی الفتویٰ

اس اشتہار میں بالخصوص باتیں دیکھنے کے قابل ہیں کہ ان مولویوں میں ایمان کا کتنا حصہ باقی رہگیا ہے ان کا اسلام کیسا ہے عیسائیوں اور ہنود کے مذہب کا جو رد حضرت کرتے ہیں وہ بھی ایک موجب کفر قرار دیا گیا ہے اور لوگوں کو بھڑکانے کے واسطے محض افترا پردازی سے لکھ دیا ہے کہ میرزا صاحب حضرت عیسیٰ اور امام حسین اور تمام علماء کو کافر قرار دیتے ہیں یہ محض افترا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ایک نئی شریعت لائے ہیں۔ حالانکہ حضرت بار بار فرماتے ہیں کہ میں کوئی شریعت نہیں لایا سب سے بڑھکر یہ کہ حضرت تو رات دن تثلیث کے رد میں اور اسکو جڑھ سے اکھاڑنے کی تجویز میں ہیں اور یہ لکھتے ہیں کہ وہ تثلیث کے قایل ہیں خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ انبیاء کے سوا کسی پر غیب کی خبر نہیں کھلتی۔ اور یہ مولوی لکھتے ہیں کہ نجومی کی پیشگوئیاں بھی پوری ہو جاتی ہیں حضرت کے الہام ۸۰ سال کے قریب عمر والے کو کلام مشکوک قرار دیتے ہیں کہ یہ وحی الٰہی نہیں ہو سکتی اور خدا تعالیٰ کے کلام شریف میں فی بضع سنین کے کلمہ پر ناجائز حملہ کرتے ہیں۔ افسوس صد افسوس ان لوگوں کے حالات پر کہ یہود کو بھی بڑھ گئے ہیں ایسا صریح افترا کرتے ہیں ایک دوست نے اس اشتہار کو پڑھکر حضرت کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ایسے جرموں پر عدالت میں نالش کرنی چاہیے۔ حضرت نے اس اشتہار کو پڑھکر اس پر جو کلمات تحریر فرمائے ہیں۔ وہ اگلے صفحہ پر درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یہ اشتہار (جس کا خلاصہ پچھلے صفحہ اخبار ہذا پر درج ہوچکا ہے) مین نے پڑہا ۔ اور ان لوگون کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا ۔ حالیا مصلحت وقت دران ہے بینم ۔ اور یہ بات سچ ہے ۔ کہ کوئی نبی یا رسول ایسا نہین آیا جو اس کو ستایا نہین گیا اور عجیب بات یہ ہے ۔ کہ جہوٹون کے ساتھ ایسا معاملہ نہین ہوتا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ستائے گئے اور کوئی دکھ نہین جو نہین دیا گیا ۔ مگر مسیلمہ کذاب وغیرہ جہوٹے نبی جب اٹھے تو اون کو کسی نے نہین ستایا اور ہزار ہا آدمی ان کے ساتھ شامل ہوگئے ۔ جب تک کہ خدا نے اونکو ہلاک کیا ۔ پھر حضرت عیسےٰ ہی کے وقت تین شخصون نے جہوٹے طور پر نبوت کا دعوے کیا ۔ مگر کسی یہودی نے ان کو صلیب پر نہین چڑہایا لیکن حضرت عیسیٰ کے ساتھ جو کچھ کیا ۔ اس کے بیان کی حاجت نہین اس سے ثابت ہے کہ یہ دنیا ہمیشہ سچے سے دشمنی کرتی رہی ہے ۔ اور سچون کو دکھ دیتی رہی ہے ۔

بعض ہماری جماعت کے لوگون نے ارادہ کیا کہ ایسے افترا کرنے والون پر گورنمنٹ مین نالش کرین مگر یہ درست نہین ہے اور ہم نہین چاہتے کہ دنیا کی عدالتون کی طرف جاوین ایک ہی ہے جو ہمارے دل پر اطلاع رکھتا ہے وہ جس طرح چاہے کرے گا ۔ اس قدر کافی ہے جو اس اشتہار کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے آج ۱۲ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء کو میرے پر ظاہر فرمایا ۔ اور وہ یہ ہے ۔

رب اخرجنی من النار ۔ الحمد للہ الذی اخرجنی من النار ۔ انی مع الرسول اقوم ۔ والوم من یلوم ۔ واعطیک ما یدوم ۔ ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم

ترجمہ ۔ اے میرے رب مجھے آگ سے نکال ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا ۔ مین رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اس کو ملامت کرون گا جو اُسے ملامت کرے اور تجھے وہ چیز عطا کرون گا جو ہمیشہ رہے اور وقت معلوم تک مین زمین پر رہون گا ۔

پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیون نے پتنگ چڑہائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور مین نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا ۔ پھر کسی نے کہا ۔ غلام احمدؑ کی جے ۔ یعنی فتح ۔

میرزا غلام احمدؐ عفی اللہ عنہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین ولد بہولا ۔ ضلع سیالکوٹ گاؤن مینانوالی ڈاکخانہ گالا تھانہ تلونڈی ۔ تحصیل رعیہ
منگو ولد چوغتہ بہوڑے وال کالگا ضلع امرتسر تحصیل امرتسر ڈاکخانہ مجیٹھہ تھانہ کتھونگل
جہنڈو ولد دتا " " "
بہولا ولد کالو " "
حق نواز خان ولد محمد بخش ساکن بگول ڈاکخانہ گہوڑیواہ ۔ تحصیل گورداسپور
شاہ نواز خان " " "
امام الدین " "
محمد حسین ولد ابراہیم ساکن سوہل خورد ڈاکخانہ سوک کلان ضلع گجرات
احمد بخش ولد سلطان احمد ۔ طالب علم مدرسہ قادیان
صاحبداد ولد علی شیر ساکن ویونا ضلع گجرات ۔
مرزا قائم علی صاحب مالک کارخانہ قائمی الحنفی مالیر کوٹلہ

کیا آنحضرتؐ کا سایہ نہ تہا

جہانسی سے ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں آیا جس مین یہ دریافت کیا گیا تہا کہ درپیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تہا یا کہ نہین بعض کتابون مین لکہا ہے کہ سایہ حضور پرنور کا زمین پر نہین گرتا تہا " اس خط کے جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا " یہ امر کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوتا اور نہ کسی ثقہ مورخ نے لکہا ہے جو معجزات محدثین نے اپنی کتابون مین جمع کیے ہین ان مین اس امر کا ذکر نہین ۔

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ السلام بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہیں جیسا کہ اگلے صفحہ میں مفصل لکھا جاتا ہے۔ حضرت ایک روز کیواسطے بٹالہ تشریف لے گئے تھے اور اُسی روز شام کے وقت واپس قادیان بمعہ قافلہ آ گئے تھے جو گفتگو وہاں ہوئی تھی اس کا کچھ حصہ صفحہ پر درج کیا گیا ہے اور باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ لکھا جائے گا۔

اس ہفتہ میں قاضی سیّد غلام حسین صاحب ساکن بھیرہ حال ملازم حصار کیٹل فارم کا نکاح سید محمد حسن صاحب مدرس لوہاری کی لڑکی جمیلہ خاتون کے ساتھ ہر دو صاحبان کی تحریری اجازت کے بعد قادیان میں پڑھا گیا جمعرات کے دن ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء کو مسجد مبارک میں حضرت مولوی نور الدین صاحب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور اس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ سید محمد حسین صاحب نے اپنی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کو وکیل مقرر کیا تھا۔ مگر چونکہ حضرت کی طبیعت علیل تھی اس واسطے انہوں نے اپنی تحریری اجازت لکھ کر حضرت مولوی نور الدین کو نکاح پڑھنے کے لئے فرمایا۔ مہر مبلغ تین سو روپے مقرر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کیواسطے موجب برکات کرے۔ جس سید صاحب کا اشتہار برائے نکاح نمبر ایک میں دیا گیا تھا۔ وہ قاضی صاحب موصوف ہی تھے۔

ضرورت ۔ دفتر میگزین کیواسطے ایک سیکنڈ کلرک کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بنام صاحب مینیجر میگزین آنی چاہئیں۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

دعا مدد ۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب برادر مولوی عبد الرحیم صاحب کنگی بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔

بابو گلاب خان صاحب کے گھر سے بیمار ہیں اور احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ شفا دیوے۔

برادر علی بخش صاحب ساکن مزنگ کی بیوی بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خدا فضل کرے۔

گولے کی آواز

ملک عادل شاہ صاحب ترنگ زئی ضلع پشاور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۳ر جون ۱۹۰۷ء کو ۸ بجے شام کے ایک توپ کے گولے کی طرح ایک آواز ہوئی۔ جو ۲۵ - ۳۰ میل تک تقریباً سنی گئی۔

سرسید لیڈر نہ تھا

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کے درمیان دو شخص قومی لیڈر ہوئے ہیں اور ہندوؤں کے درمیان ایک۔ ہندوؤں کے درمیان دیانند تھا۔ اس کی تعلیم کے نتیجہ میں گورنمنٹ کے متعلق جو خیالات ہندوؤں کے بن گئے ہیں وہ ظاہر ہیں۔ مسلمانوں کے دو لیڈر ہوئے سرسید اور حضرت مرزا صاحب ہر دو کی جماعت ایسی ہوئی جو کہ گورنمنٹ کی سچی خیر خواہ ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ درست ہے۔ کہ سرسید کے کالج میں جو طلبا پڑھتے ہیں یا جو لوگ ان کے ہمخیال ہیں۔ وہ گورنمنٹ کی نسبت عمدہ خیال رکھتے ہیں لیکن اصل میں سرسیّد نے کوئی مذہبی جماعت نہیں بنائی اور نہ خود سرسیّد کوئی قومی امام یا لیڈر تھا۔ بلکہ اس کے پاس اہل الرائے کا ایک مجمع تھا جو کہ بعض باتوں میں سرسید کے ساتھ متفق تھے اور بعض میں مخالف بھی تھے۔ برخلاف اس کے یہ سلسلہ خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے اور مجھے اس جماعت کا امام مقرر کیا ہے یہ ایک مذہبی جماعت ہے جو ہر ایک بات میں ہماری اطاعت کے واسطے ہر وقت طیار ہے اور ہم نے مذہبی عقائد کے طور پر ان کے ذہن نشین یہ امر کرا دیا ہے کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت کرنا اور اس کا شکریہ ادا کرنا ہمارا فرض مذہبی ہے۔ اس رنگ میں پہلے کبھی کسی نے گورنمنٹ کی اطاعت کی تائید نہیں کی

اخبار بدر کی قدر اور ضرورت

برادر مکرم جناب مفتی صاحب ایڈیٹر صاحب بدر کرم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نمبر ۲۳ بدر مجھے نہیں ملا سخت الم ہوا ایسی درد سے چند اشعار سوز دل ہو گئے۔ جو بغرض طبع ارسال ہیں۔ میں بدر کی ترقی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور نیز اس کی باقاعدہ اشاعت اور بر وقت ہونے پر۔ بارک اللہ فی سعیکم وجعلہ مشکوراً۔ آمین

خاکسار

محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی از مالیر کوٹلہ ریاست

قطعہ اشعار ثاقب

ایک ہفتہ بدنصیبی سے مری
آنکھ سے اوجھل رہا سیمائے بدر
میری پیشانی ہوئی مثل ہلال
چھپ گیا جب روئے نور افزائے بدر
دید کی حسرت میں آنکھیں پھاڑ کر
نامہ بر سے میں نے پوچھا۔ لائے بدر
ہنس کے بولا وہ بھلا میری مجال
آپ کو لا کر نہ دوں اور آئے بدر
ہوگیا بیہوش سنکر یہ سخن
رہ گیا سکتہ میں کہکر ہائے بدر
چشم دل میں میرے آئے روشنی
روبرو ہو جب رُخ زیبائے بدر
یہ نہیں ممکن کہ وہ سب کو ملے
اور ملنے سے مرے شرمائے بدر
ہے خیال بدر دل میں روز و شب
رات اور دن سر میں ہے سودائے بدر
بدر کا دیوانہ ہوں پروانہ دار
کون ہے مجھ سا بھی شیدائے بدر
ہو گیا وہ کامیاب اور دوست کام
دیکھتے ہی رنگ ہو اعدائے بدر
اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے کہ یہ مہینہ
مہربانوں کو ہے پیدا ہائے بدر
بھیجنے والے کی غفلت ہے ضرور
ورنہ میرے نام کا رہجائے بدر
گم ہوا تیئیسواں پرچہ کہیں
قلب مضطر کو مرے بر چائے بدر
دل سے کردے دور سب افسردگی
سعی حق میں طبع کو گرمائے بدر
یاد رکھئے ثاقب مہجور کو
حال دل پر یہ کرم فرمائے بدر

ڈائری

سفر بٹالہ

جیسا کہ گذشتہ اخبار مین لکھا جاچکا ہے حضرت ام المومنین بمعہ صاحبزادگان واقارب وخدام اٹھارہ کس بغرض تبدیل ہوا ۴ر جولائی ۱۹۰۷ء کو لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اور ۱۴ر جولائی ۱۹۰۷ء کو بروز ایت وار ایک بجے دن کے بٹالہ مین واپس پہونچ گئے اس واسطے حضرت اقدس بمعہ چند خدام کے ۱۴ر جولائی کی صبح کو بٹالہ تک تشریف لے گئے تھے چونکہ گرمی کا موسم ہے اس واسطے صبح سویرے پانچ کے قریب یہان سے روانہ ہوئے۔ آپ پالکی مین بیٹھے ہوئے تھے۔ بہت سے عاشقانہ مزاج خدام پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک گئے (اکبر شاہ خان صاحب ملان احمد نور صاحب۔ عبد اللہ افغان۔ غلام محمد افغان عبد الغفار خان۔ میان شادیخان۔ مستری دین محمد۔ میان عمر دین۔ شیخ عبد الرحمٰن نومسلم۔ حضرت گل افغان عرب عبد المحی وغیرہ) قریب دس بجے کے آپ بٹالہ مین پہونچے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب اور حافظ احمد اللہ صاحب اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور یہ عاجز بھی ہمرکاب تھا شیخ یعقوب علی صاحب بمعہ چند خدام کے صبح سویرے بٹالہ پہونچ گئے ہوئے تھے۔ تاکہ مکان کا انتظام کرین بٹالہ کے شریف اور لائق تحصیلدار جناب رائے جسمل صاحب کا شکریہ ہے کہ جب انکو شیخصاحب سے یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ حضرت اقدس تشریف لاتے ہین اور چند گھنٹہ وہان قیام کرین گے۔ تو انہون نے اسٹیشن کے پاس ہی اپنے مکان کے متصل ایک عمدہ آرام کی جگہ مہیا کر دی تحصیلدار صاحب خود ہی حضرت کی ملاقات کیواسطے تشریف لائے اللہ تعالیٰ انکو اس خدمت کیواسطے جزائے خیر عطا فرمائے۔ جب تحصیلدار صاحب حضرت کی ملاقات کیواسطے آئے۔ تو اثنائے گفتگو مین انہون نے فرمایا۔ کہ مین شہر سے باہر اسی جگہ رہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اسی جگہ رہنا بہتر ہے کیونکہ شہر مین اکثر بیماری کا خوف ہوتا ہے اور گذشتہ موسم مین بٹالہ مین بہت طاعون تھی۔ اور اگرچہ اب آرام ہے۔ تاہم جلائے امن بہتر۔

کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ لوگ اصلاح عمل کی طرف توجہ نہین کرتے اور جب تک اصلاح عمل نہ ہوگا۔ یہ عذاب دور نہ ہوگا۔ پہلے پہل جب کہ طاعون سے بچنے کیواسطے ٹیکے کی تجویز کی گئی تہی اور بڑے زور شور سے ہر جگہ ٹیکہ لگایا جاتا تھا اس وقت ہمنے بھی ایک کتاب بنام کشتی نوح لکھی تہی۔ جس مین ہمنے یہ بات ظاہر کی تہی کہ اس بیماری سے بچنے کا اصلی اور حقیقی علاج یہ ہے۔ کہ لوگ خدا تعالیٰ کیطرف رجوع کرین اس وقت ایک انگریز اور ایک دیسی افسر جو کہ آئی۔ ایس۔ سی تھا۔ ہر دو ٹیکہ لگانے کیواسطے قادیان مین بھی آئے تھے۔ تب ہمنے اپنی کتاب کا ایک نسخہ اس کو بھیجا تہا۔ جس کو اس دیسی افسر نے پڑھ کر اس انگریز کو سنایا۔ اس کو سنکر انگریز نے کہا کہ سچ تو یہی ہے جو اس کتاب مین لکھا ہے۔ باقی تو سب حیلے ہی ہین۔ اصلی علاج یہی ہے۔

غرض خدا سے جو ڈرتا ہے۔ خدا اس پر رحم کرتا ہے مین حیران ہون کہ مین یہ باتین کس طرح لوگون کے دلون مین ڈالدون۔ کیونکہ یہ آسمانی اور روحانی باتین ہین اور زمینی لوگ ان کو نہین سمجھ سکتے۔ ابھی یہ عذاب ختم ہونیوالا نہین ہے جبتک لوگ اپنی اصلاح نہ کرین۔ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہوتا رہے گا۔ خالی ان ظاہری حیلون سے کچھ نہین بنتا۔ خواہ چوہون کو مارا جائے خواہ مچھرون کو اور خواہ کوون کو جب تک کہ لوگ خدا کی طرف نہ جھکین گے انپر کس طرح رحم ہو سکیگا۔

ایک گاؤن کے متعلق لکھا تہا کہ وہ بالکل ویران ہوگیا پرانی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون نے بعض جگہ شہرون کے شہر بالکل ویران کر دئے اور جب سب آدمی مر گئے تب یہ بیماری جانورون پر پڑی اور جب وہ بھی مر گئے۔ تو پہر جنگل کے سانپون پر پڑی اور وہ ہلاک ہو کر بالکل ویرانہ رہ گیا۔ صدہا کوس تک آبادی کا نام ونشان مٹ گیا۔ خدا کے رحم کے سوائے کہین گذارہ نہین جو لوگ دردِ دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہین۔ خدا ان پر اپنا رحم کرتا ہے۔ اور ان کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھتا ہے مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے تبلایا گیا ہے کہ ابھی بیماری اس سے بھی زیادہ سخت پڑنے والی ہے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ آئندہ سال وہ سختی آوے یا درمیان مین ایک سال نرم ہو کر پھر سختی دکھاوے۔ بہر حال آئندہ آنے والی طاعون گذشتہ سے بہت ہی سخت ہے اور ایسا ہی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی تبلایا گیا ہے کہ ایک سخت زلزلہ ابھی آنیوالا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگون کو ان باتون کی طرف کچھ خیال نہین کہ خدا تعالیٰ کا عذاب کس طرح بھڑک رہا ہے باوجود اس کے فریب اور چالبازیان بڑہتی چلی جاتی ہین۔ دنیا کی حرکت بے انصافی کی طرف ہے۔

اس کے بعد حضرت نے تحصیلدار صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے آپکے واسطے مکان کا عمدہ انتظام کیا اور ان کی شرافت کی تعریف کی۔

مرزا اکبر بیگ صاحب نے حضرت کیخدمت مین اپنا ایک خواب بیان کیا کہ مین ایک عمدہ خواب دیکھ رہا تھا کہ مجھے ایک شخص محمد حسین نے فوراً جگا دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ جگانے والے کا وجود بھی خواب کا ایک جزو ہوتا ہے اور اس کے نام مین اس خواب کے متعلق تعبیر ہوتی ہے۔ فرمایا اگر خدا تعالیٰ کا منشا نہ ہو۔ تو کوئی جگا ہی نہین سکتا۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔

قدر صحت مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب بھی گیارہ بجے کی گاڑی پر شملہ سے بٹالہ پہونچ گئے تھے اور قادیان جانے کو طیار تھے۔ لیکن ایک آدمی نے اسٹیشن پر انکو اطلاع کر دی تہی کہ حضرت صاحب اسی جگہ ہین وہ بھی حضرت کیخدمت مین تیسرے پہر تک حاضر رہے اور پہر لاہور کو چلے گئے۔ شیخ صاحب موصوف ولایت کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ وہان بعض چشمے ایسے عمدہ ہوتے ہین اور سمندر کے کنارے بعض جگہ ایسے عمدہ ہوتے ہین۔ کہ چند روز اگر لوگ وہان جا کر رہین تو صحت بہت عمدہ حالت مین ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا کہ صحت عمدہ شے ہے۔ تمام کاروبار دینی اور دنیاوی صحت پر موقوف ہین۔ صحت نہو۔ تو عمر ضائع ہو جاتی ہے۔

اعلان

چونکہ گذشتہ اخبار نمبر ۲۸ جلد ٦ مطبوعہ ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر ۱٦ مین بجائے ۱۴ر فروری ۱۹۰٦ء کے ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے لہذا اخبار ہذا مین تصحیح کیجاتی ہے کہ دراصل ۱۴۔ فروری ۱۹۰٦ء ہے۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ الماعون

(گذشتہ سے پیوستہ)

سورت کے نام اس سورہ شریف کو اس کے پہلے لفظ کے لحاظ سے سورۃ ارئیت بھی کہتے ہین جیسا کہ اور بھی بعض سورتون کے نام ان کے پہلے الفاظ کے لحاظ سے ہین۔ مثلاً والصفت۔ الرحمٰن۔ النجم۔ الطور وغیرہ۔

دوسرا نام اس سورہ شریف کا الدین ہے کیونکہ اس مین جزاء و سزا کے ضروری اور اہم مسئلہ کی تکذیب کرنے والے کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے۔

تیسرا نام اس سورۂ شریف کا سورۃ الماعون ہے اور زیادہ تر مشہور یہی نام ہے۔ ماعون کے معنے مفصل آگے بیان ہوتے ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ

چوتھا نام۔ اس سورہ شریف کا سورۃ الیتیم ہے۔ کیونکہ اس مین یتیم کے ساتھ محبت کرنے اور اس پر دست شفقت رکھنے کی طرف خاص طور پر ترغیب دیگئی ہے۔

مقام نزول بعض روایات کے مطابق یہ سورہ شریف مکہ مین نازل ہوئی تھی اور بعض کے نزدیک نصف اول مکہ مین نازل ہوا تھا اور نصف دوم مدینہ مین نازل ہوا تھا اور چونکہ نصف آخر مین منافقین کی طرف اشارہ ہے اور مکہ معظمہ مین بسبب تکالیف اور مصائب کے ہنوز صرف مخلص لوگ شامل تھے اور ایسے وقت مین ممکن نہ تھا کہ کوئی منافق گروہ شامل ہو سکے اس واسطے قیاس بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ نصف آخر مدنی ہو۔ لیکن چونکہ اکثر آیات مین جو مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تھین آئندہ حالات کی بھی پیشگوئیان ہین اس لحاظ سے یہ قیاس بالکل صحیح نہین ٹھہرتا۔ ہان یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار ہوئی ہون۔ جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے تازہ حالات مین دیکھتے ہین۔ کہ ایک پیشگوئی وحی الٰہی مین ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پھر وہی الہام الٰہی مین وارد ہوئے۔

شان نزول ایسا ہی شان نزول کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ عطا و جابر کا قول حضرت ابن عباس سے ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور دوسرے قول مین ہے۔ کہ یہ سورۃ نصف اول عاص بن وائل کے حق مین ہے اور نصف ثانی عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول کے حق مین ہے۔ سدی نے کہا ہے۔ کہ ولید بن مغیرہ کے حق مین ہے۔ ضحاک نے کہا ہے کہ عمر بن عائذ کے حق مین ہے۔ ابن جریح نے کہا ہے کہ ابو سفیان کے حق مین ہے۔ یتیم کے جھڑکنے کے متعلق ابو جہل کا ایک قصہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس کی عادت تھی کہ جب کوئی دولتمند کہ مین قریب المرگ ہوتا تو اس کے پاس جا کر کہتا کہ تیرے بال بچے تیرے بعد اور وارثون کے سبب خراب حال ہو جائین گے۔ بہتر ہے کہ تو اپنا مال متاع میرے سپرد کر دے۔ اس طرح یتیمون کا مال لے لیتا اور پھر جب وہ مر جاتا تو ان یتیم بچون کو صاف جواب دیدیتا اور جھڑک کر نکال دیتا۔ ذکر ہے کہ ایک یتیم جس کے ساتھ اس نے ایسا ہی سلوک کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور اپنا تمام قصہ عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ یتیمون پر بہت رحم کرتے تھے اس کی خاطر ابو جہل کے پاس چل کر گئے اور اُسے سمجھایا اور یتیم کی سفارش کی۔ مگر وہ نابکار اور بھی افروختہ ہوا اور یتیم کو مارنے اٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی۔ جس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ ایسا ہی بعض مفسرین نے ایک روائت یہ بھی لکھی ہے کہ ایک دن ابو سفیان یا ولید بن مغیرہ نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ہنوز اس کے حصے ہی کر رہا تھا کہ ایک یتیم نے آکر سوال کیا۔ اس نے لاٹھی سے اس یتیم کو مارا۔ تب حق تعالیٰ نے اس کی مذمت مین یہ آیتین نازل ہوئین۔

شان نزول و مقام نزول کے اختلافات مین ایک نکتہ یہ بھی حکمت الٰہی ہے کہ انجیل اور توریت کی طرح قرآن شریف مین ہر آیۃ کے ساتھ اس کا شان نزول درج نہین۔ ابتداء سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے درمیان کبھی شان نزول یا مقام نزول ساتھ ساتھ نہین لکھائے جیسا کہ توریت انجیل مین اور دیگر صحف انبیاء مین آتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ یا عیسےٰ یا کوئی اور نبی پھر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اول سے خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کی طرح اس کی روانی ہے۔ جس مین کوئی رکاوٹ نہین۔ بشر کے کلام کا اس مین کوئی حصہ نہین اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی مین اس واسطے اس مین شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا۔ کہ اس بات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی۔ کہ یہ آیتین کب اور کس کے حق مین اول نازل ہوئی تھین یہان تک کہ ترتیب نزولی بھی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانون کے واسطے اور سب قومون کے واسطے خدا تعالےٰ نے نازل فرمائی ہے۔

ربط سورہ ایلاف مین اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلائے ہین اس کے بعد ان کو یہ سمجھایا گیا کہ جب خدا تعالےٰ کے اس قدر فضل تم پر ہوئے ہین تو اب تمہین چاہیئے کہ ان رذائل اور بدیون سے بچو جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اور جن کا ذکر اس سورہ ماعون مین کیا گیا ہے۔

تشریح و معانیٔ الفاظ

اَرَاَیْتَ - آیا دیدی۔ کیا دیکھا تو نے۔ اس مین بظاہر استفہام ہے اور دراصل مطلب تعجب ہے کہ کیا ایسے شخص کو بھی تم نے دیکھا ہے اس قسم کے طرز کلام مین ایک زور اور خوبصورتی ہے

اَلَّذِیْ - جو کہ۔ وہ جو۔ جو شخص کہ

یکذب ۔ جھٹلاتا ہے ۔ تکذیب کرتا ہے ۔
بالدین ۔ جزاء و سزا کو کہتے ہے

جزاء و سزاء | کہ نیکی پر انعام یا بدی کی سزا یہ فرضی باتین مین ۔ اس دنیا مین انسان زندگی گذار کر مرجاتا ہے اور بس ۔ پھر کچھ نہین ۔ ایسے لوگ اس زمانہ مین بھی پائے جاتے ہین جو مادی لوگ یا میٹیریلیسٹ (کہلاتے ہین ۔ انبیاء علیہم السلام کے بڑے اور عظیم الشان کامون مین سے ایک یہ ہے ۔ کہ وہ لوگون کو ایمان بالآخرۃ پہ قائم کرین ۔ اخلاقی اور تمدنی حیثیت سے بھی یوم الدین پر ایمان کا قائم کرنا امن و امان کے قیام کے واسطے نہایت ضروری ہے ۔ جو شخص اعمال کی جزاء سزاء کا قائل نہین وہ بے دھڑک ہو کر غیر کا مال کھا جاوے گا ۔ ناجائز طور پر کھاوے گا ۔ ظاہری سلطنتین دلون کے درست کرنے سے قاصر ہین ۔ دلون کو راہ راست پر لانا صرف روحانی سلطنت کا کام ہے ۔ جو انبیاء اور اولیا کے ذریعہ سے دنیا مین ہمیشہ قائم ہوئی ہین ۔

مسیح موعود کا احسان تمدن پر | اسی پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ۔ کہ مین گورنمنٹ برطانیہ کی سلطنت کی حفاظت کے واسطے ایک تعویذ ہون ۔ کیونکہ آپ مخلوق کے دلون مین تقوے اور راستی کی بنیاد ڈال رہے ہین گورنمنٹ کے برخلاف جہادی خیالات جو اس ملک مین مشنری ۔ عیسائی ۔ پادری ۔ مسلمان ملاں اور آریہ لوگ پھیلا رہے ہین اس کو اعتقادی رنگ مین لوگون کے دلون سے نکال رہے ہین اور علاوہ اس کے اپنے مریدون سے یہ اقرار لیتے ہین کہ وہ ہمیشہ نیکی کو اختیار کرین ۔ راستبازی پر چلین ۔ بدی کو چھوڑین ۔ کسی قسم کی بغاوت مین ہرگز شامل نہ ہون ۔ جو لوگ جزاء سزاء کے قائل نہین وہ دنیوی مصائب سے گھبرا کر خودکشی کر لیتے ہین تاکہ اس عذاب سے چھوٹ جاوین ۔ اگر ان کو معلوم ہوتا اور یقین ہوتا کہ آگے ایک اور عذاب ان کے واسطے موجود ہے ۔ تو وہ ایسا نہ کرتے ۔ یہ یوم الدین کے انکار کا سبب ہے ، کہ یورپ امریکہ مین اس کثرت کے ساتھہ خودکشی ہر سال ہوتی ہے ۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین خط لکھا کہ مین دنیوی مصائب سے تنگ ہون اور چاہتا ہون ۔ کہ خودکشی کرلون ۔ حضرت نے اس کو جواب لکھا کہ خودکشی سے کیا فائدہ ہے ۔ مرنے سے انسان کا خاتمہ نہین ہوجاتا ۔ بلکہ ایک تلخ زندگی شروع ہوتی ہے خودکشی) کرنا گناہ ہے اور اس کے واسطے عذاب ہے اس سے بچنا چاہیئے ۔

دین کے معنے مذہب کے بھی ہین اس صورت مین ارایت الذی یکذب بالدین کے یہ معنے ہین کہ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے ۔ جو دین کو جھٹلاتا ہے اور آگے تشریح ہے کہ دین کے جھٹلانے سے اس جگہ کیا مراد ہے ۔ یتیم کو جھڑکنا ۔ مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہ دینا ۔ نماز سے لاپرواہی کرنا ۔ ریاکاری کرنا ۔ ماعون سے روکنا ۔ ایسا آدمی خدا تعالٰے کے مذہب کے نیچے ہے اور وہ دین کو جھٹلانے والا ہے کیونکہ ایسا کرنے والا درستگی اعتقاد یعنے ایمان متعلق جزاء سزاء سے بے بہرہ ہے اور تہذیب اخلاق سے بھی عاری ہے کیونکہ نہ وہ دفع شر کرتا ہے اور نہ طلب منفعت کرتا ہے اور نہ وہ تزکیہ نفس کی طرف توجہ رکھتا ہے ۔ کیونکہ نماز سے تساہل کرنے والا ہے اور ادنے اچیزون سے جو گھر کے اندر عام استعمال مین آتی ہے ایک دوسرے کو برتنے سے منع کرتا ہے اور اخلاق کے ادنی مراتب سے بھی گرا ہوا ہے ۔

(۱) ۔ نماز پڑھتا ہی نہین
(۲) یتیم کو دھکے دیتا ہے
(۳) مسکین کو کھانا نہین دیتا
(۴) ادنے اچیزون کے باہمی استعمال سے مضایقہ کرتا ہے ۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نہ باشد بحکم خبر

خوش خبری

قرآن شریف کی آخری سورتون کی جو تفسیر بہت محنت کے ساتھہ وقتاً فوقتاً اخبار بدر مین لکھی جا چکی ہے وہ دوبارہ چھپ رہی ہے جو صاحب خرید کرنا چاہین ۔ اپنے نام ابھی سے درج رجسٹر کرا دین ۔

قیمت سردست مقرر نہین ہوئی

ایڈیٹر ”بدر“

نصف قیمت پر

براہین احمدیہ ہر چہار جلد

۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء تک کی لکھی ہوئی جو درخواست دفتر بدر مین وصول ہوگی ۔ اسپر براہین احمدیہ نصف قیمت پر روانہ ہوگی ۔

پوری قیمت صہ ہے نصف قیمت ۲؍۸

مجلد کی قیمت ۳ ہے

مینجر ”بدر“

رقیمۃ الحکیم

چند سوالات کے جواب

(رقم زدہ حضرت مولوی نورالدین صاحب)

سوال نمبر ۱ - نبی اور رسول مین کیا فرق ہے -

جواب - نبی کا لفظ نبوت سے نکلا ہے اور نبوت کے معنے رفعت اور بلندی کے ہین یا لفظ نبأ سے نکلا ہے نبأ کے معنے خبر دینا - پس نبی کے معنے ہوئے بڑا - یا خبر دینے والا - رسول کے معنے بھیجا ہوا - دونون کا فرق بالکل ظاہر اور صاف ہے -

سوال نمبر ۲ - لفظ آریہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے -

جواب - آریہ لفظ کی تشریح کرنا آریہ سماج کا کام ہے میرا کام نہین -

سوال نمبر ۳ - زمانہ سابق مین کسی پیغمبر نے ملک الموت کو طمانچہ مارا اور آنکھ نکل گئی

جواب - تمام بیماریان اور ہلاک کرنے کے اسباب ملک الموت ہین یا ملک کے ماتحت - پس جسقدر علاج اور ازالہ امراض کے تدابیر ہین اول تو طمانچہ ہین دوم ملائکہ ہمیشہ اپنے مقام معلوم مین رہتے ہین جو کچھ ان کے نزول کا تمثل ہوتا ہے اسپر طمانچہ بھی لگ سکتا ہے اور روایات مین ایسا قصہ آیا ہے اس کے معنے میرے نزدیک یا میرے فہم مین یہ ہین کہ اس متمثل کو مارا اور اس کا مقابلہ کیا -

سوال نمبر ۴ - لفظ مہتر کے کیا معنے ؟ مہتر خاکروب کو کیوں بولا جاتا ہے -

جواب - بڑا مہتر بہت بڑا - اور یہ لفظ ایسا ہے - جیسے چیچک جو آگ ہے اس کو سیتلا - ٹھنڈی کہا جاتا ہے اور زنگی کو کافور چلنی والی چیز کو گاڑی - خاکشی کو جو باریک ہوتی ہے خوب کلان وغیرہ وغیرہ -

سوال نمبر ۵ - فرشتہ کسی انسان یا دیگر جانور وغیرہ کی ہیئت بدلکر زمین پر آسکتے ہین ؟

جواب - فرشتہ تو اپنے مقام پر رہتا ہے اس کا تمثل زمین پر نظر آتا ہے - قرآن کریم مین ایک فرشتہ کا ذکر ہے - وہان فتمثل لہا بشرا سویا اور بخاری کے پہلے صفحہ مین ہے - احیانا یتمثل لی الملک رجلا - پس فرشتہ کا تمثل ہوتا ہے جیسے میرے خیالات کا تمثل آپ کے سامنے اردو حروف مین ہو رہا ہے -

سوال نمبر ۶ - کیا کلام اللہ یا حدیث صحیحہ مین یہ آیا ہے کہ کسی زمانہ مین دوزخ یا بہشت بالکل خالی ہو جائیگا -

جواب - کلام اللہ یا احادیث مین ہرگز نہین آیا کہ بہشت کبھی خالی ہوگا - جہنم کے متعلق بعض احادیث مین ذکر ہے مگر جہنم تو طاعون کو اور جنگون کو بھی کہا گیا ہے - پھر بھی یہ حدیثین اعلیٰ طبقہ مین نہین - ہان میرا اپنا اعتقاد ہے کہ جنت کا خلود اور دوزخ کا خلود وابد مساوی نہین -

سوال نمبر ۷ - تمام سمندر کا پانی زمانہ سابق مین کسی جانور نے پی لیا تہا -

جواب - سمندر کا پانی کسی جانور نے پیا ہو یہ امر اسلام مین ہرگز نہین آیا - والسلام

نورالدین - ۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

(۲)

خلاصہ سوالات - کیا مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر برابر ہین - لانبی بعدی کے معنے کیا ہین - اگر نبی آسکتا ہے - تو ابوبکر وغیرہ نبی کیون نہ ہوئے -

میان صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے سوالات پر خاکسار کو تعجب آتا رہا - مجھے معلوم نہین کہ آپ مقلد ہین یا غیر مقلد ہین - پھر آپ کی استعداد کس قدر ہے جوابات کے لئے مخاطب کیحالت اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے -

بہرحال گذارش ہے آپ کفر دون کفر کے قائل معلوم ہوتے ہین کیونکہ آپنے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط مین بہت فرمایا ہے - میان صاحب ! رسولون مین تفاضل تو ضرور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض " ابتدا پارہ تیسرا - جب رسل مین مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپکے طرز پر نہ ہوگی - تو آپ ایسا خیال فرمالین - کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھکر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے - صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

میان صاحب ! اللہ تعالیٰ مومنون کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ ان کا قول ہوتا ہے - " لانفرق بین احد من رسلہ " اور آپنے بلا وجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر صاحب شرع کا کافر نہین - مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہین ہوئی -

نیز عرض ہے - خلفاء کے منکر ہی کفر کا فتویٰ قرآن مجید مین موجود ہے - آیۃ خلافت جو سورہ نور مین ہے اس مین ارشاد الٰہی ہے - ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون اور فاسق کو اللہ تعالےٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے ارشاد ہے - افمن کان مومنا کمن کان فاسقا - بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولون مین تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے - پارہ چھ مین ہے -

یفرقون بین اللہ ورسلہ - پھر فرمایا ہے - اولئک ھم الکافرون حقا - یہان تفرقہ بین اللہ وبین الرسل پر صریح کفر کا باعث قرار دیا ہے - جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہین - انہین دلائل و وجوہ سے ہمین مسیح کو ماننا پڑا ہے اگر دلائل کا انکار کرین تو اسلام ہی جاتا ہے -

آپ اس آیت پر غور فرمادین - واذا قیل لھم اٰمنوا بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ وھو الحق مصدقا لما معھم

دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیون نہین مانی جاتی - کیا آپکے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہین ان کا انکار بھی کفر نہین میرے خیال مین مَیں اور اکثر عقلمند مرزائی یہ نہین مانتے کہ تمام مساوی ہین - کفر دون کفر کے قائل ہین -

دوسرے سوال کا جواب عرض ہے - نازل ہونیوالے عیسیٰ بن مریم کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ فرمایا ہے نیز ان الہامات و وحیون نے جو مرزا صاحب کو منجانب اللہ ہوئین - اگر آپ احادیث کو مانتے ہین تو آپ لاایمان لمن لاامانۃ لہ - ولا دین لمن عھد لہ - لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب لا نکاح الا بولی - لا صلوٰۃ الا فی اثنین - مین غور فرماؤ - کیا یہ نفی آپ کے نزدیک عموم رکھتی ہے - پھر غور کرو اور قرآن کریم مین تو خاتم النبیین بفتح تا ہے - خاتم بکسر تا نہین ہے میان صاحب ! یقتلون النبیین مین آپ عموم کے قائل ہین یا تخصیص کے - کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار مین ہے - انسان کے اختیار مین نہین -

ابوبکر کو نبی نہین کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا - اس عرض پر بس کرتا ہون - یار باقی صحبت باقی -

نورالدین - ۵ر جولائی ۱۹۰۷ء

(۳)

سوال - دجّال کی حقیقت کیا ہے -

جواب - دجّال کے متعلق احادیث مین خطرناک مشکلات تھے اور آج تک ان مشکلات کو کوئی حل نہین کر سکتا - اول تو اس لئے کہ محدثین اور فقہاء نے احادیث متعلقہ اعمال پر بہت توجہ مبذول فرمائی - آئین بالجہر اللہ

مع یین وغیرہ احادیث کی تحقیق کے لئے دیکھ لو کس قدر رسالے اور کتابیں موجود ۔ مگر پیشگوئیوں کی احادیث کی تحقیق ایسی نہیں کی گئی ان دجال کے متعلق احادیث پر غور کرو اور صرف مشکوۃ کو دیکھو کیسی مشکل امران احادیث کا ہے۔ میں بطور نمونہ عرض کرتا ہوں ذرا آپ بتلا تاویل ظاہر اور صاف لفظوں میں کیا تطبیق ہو سکتی ہے۔

اول دجال نبی کریم کے زمانہ مبارک میں تھا اور وہ ابن صیاد تھا۔ حضرت عمر نے قسم کھائی کہ یہی دجال ہے۔

پھر ایک حدیث کہ تمیم داری نے اس کو کسی جزیرہ میں دیکھا کہ وہاں قید ہے۔

جب یہ دو دجال ہوئے تو اب تیسری حدیث میں ہے کہ سو برس تک جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہیں مرجائیں گے۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں سو برس تک مر گئے۔

دوم۔ ایک حدیث میں ہے کہ دجال چالیس روز دنیا میں رہے گا اور ایک حدیث میں ہے۔ کہ چالیس برس دنیا میں رہے گا۔

سوم۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک دن سال کے اور ایک دن مہینہ کے اور ایک دن ہفتہ کے برابر اور ۳۷ روز معمولی ہوں گے۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ وہ ایام ایسے ہوں گے کہ ایک سوکھی لکڑی کو آگ لگی اور جھٹ پٹ جل گئی۔

چوتھے دجال جوان ہوگا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت نبی کریم کے زمانہ سے موجود ہے گویا اب تیرہ سو برس کا بڈھا ہے۔

پانچویں۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور نار ہونگے۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی اور پانی سے بھی ذلیل ہوگا۔

چھٹے۔ ایک حدیث میں ہے کہ وہ مکہ مدینہ سے رکا جائیگا۔ دوسری حدیث میں ہے۔ کہ حضرت نبی کریم کو دجال نے مکہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔

ساتویں۔ پھر ایک حدیث میں ہے کہ دجال کی دائیں آنکھ عیب دار ہوگی۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ دجال کی بائیں آنکھ عیب دار ہوگی۔

آٹھویں۔ دجال کی آنکھ انگور کی طرح ہوگی جو ابھرا ہوا ہو دجال کی آنکھ بالکل مٹی ہوئی ہوگی۔ ابھری نہ ہوگی۔

نویں۔ ایک حدیث میں ہے کہ وہ بین الشام والعراق نکلیگا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ وہ مشرق سے نکلیگا۔ تیمواری نے مغرب میں دیکھا۔

دسویں۔ اس کے زمانہ میں قحط شدید تین سال رہیگا کہ آخر کچھ بھی نہ رہے گا۔ لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ اتباع دجال عیش و آرام میں ہوں گے ان کے مویشی آسودہ حال ہوں گے۔ جب پیداوار ہی نہیں ہوئی۔ تو مویشی کا آرام کیسا۔

گیارہویں۔ ایک حدیث میں ہے کہ ماریگا اور زندہ کریگا مگر ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ربی الذی یحیی ویمیت

بارہویں۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ دجال اس کے ماننے والے کے لئے باپ اور ماں اور بھائی بنا دیگا اور شیاطین کو متمثل کر دیگا۔ مگر قرآن میں فرمایا ہے۔ اللہ خالق کل شئے اور قرآن کریم میں ہے کہ ابلیس اور شیاطین کو تم نہیں دیکھ سکتے۔

غرض بڑے بڑے مشکلات ان احادیث میں تھے اور یہ بارہ امور میں نے صرف مشکوۃ سے دکھائے ہیں آپ مشکوۃ سے دیکھ سکتے ہیں۔ پھر کہیں تو احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ دجال بہت ہیں اور کہیں پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی دجال ہے۔ اور اس کے اتباع بہت ہوں گے۔

غرض ان مشکلات پر نظر کرنے سے حیرت ہوتی تھی اس لئے امام صاحب نے فیصلہ کر دیا کہ اصل دجال شیطان ہے اور وہ ایک ہے اور اس کا ایک مظہر ابن صیاد تھا جو مدینہ میں تھا اور وہ شیطان آخر مسلمان ہوگیا۔ پھر ایک گرجا والا دجال ہے جو ایک بڑی قوم مظہر شیطان ہے اور دجال کے پیادہ و سوار ہیں۔

تمام دنیا میں پھیل گئے۔ شراب اور زنا کو جرم ہی نہیں رکھا۔ ایک آدمی کے خدا بنانے میں ہر بوں روپیہ خرچ کر دیا۔ اور رویہ ان کا عملاً سب کچھ شریعت کا بنا یا ترک کر دیا۔ قوم یہود کا دجال ابن صیاد تھا جو مدینہ میں گذر گیا اور جس دجال سے پناہ مانگی جاتی ہے وہ شیطان ہے اور اس کے سوار پیادہ یہ کفار ہیں۔

موجودہ دجال کی موت مسیح عیسے بن مریم کے ہاتھ پر مقدر ہے مگر یہی احادیث میں ہے کہ مسیح اپنی قوم کو طور میں لیجائیگا اگر اس تحریر نے کچھ بھی ان کو فائدہ دیا۔ تو آئندہ آپ پر پوچھیں والا خاموشی اچھی ہو۔ مجھے حکیم الامۃ کا خطاب یا لقب کس نے دیا ہے۔ نور الدین ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء

پاک شاعری

(از عاجز عبد الخالق مظفر نگری)

احمدی قوم مبارک ہو کہ آئے احمدؐ
حق رکھے ہم کو سدا زیر لوائے احمدؐ

رخ انور سے اگر پردہ اٹھائے احمدؐ
جان قربان ہو دل ہو کے فدائے احمدؐ

سر کے بل قادیان جاؤں جو بلائے احمدؐ
صدقے ہو جاؤں اگر خواب میں آئے احمدؐ

رات دن شام وسحر لو یہ لگی ہے دل کو
اپنی صورت ہمیں للہ دکھائے احمدؐ

اس سے راضی ہے خدا جس سے ہے احمد راضی
وہ خدا کی ہے رضا جو ہے رضائے احمدؐ

ہے تمنائے غلامی غلام احمدؐ
اپنی آنکھوں سے ملوں میں کف پائے احمدؐ

تو ہی لاریب خدا کا ہے مسیح و مہدی
تجھ پہ ایمان بصد صدق ہیں لائے احمدؐ

تھا مسیحا کا گذر مسند احمدؐ پہ محال
اس لئے آئے ہیں احمدؐ ہی بجائے احمدؐ

کیسا ناپاک عقیدہ ہے عیاذاً باللہ
عرش پر جائے مسیح خاک میں جائے احمدؐ

ساتھ دجال کا دو حیف مسلمان ہوکر
زندہ عیسے کو کہو مان کو فنائے احمدؐ

اس عقیدے کے مسلمان الٰہی توبہ
دعوی کرتے ہیں کہ ہیں ہم ہی فدائے احمدؐ

مر کے جنت میں گئے حضرت عیسی بخدا
مردہ روحوں میں انہیں دیکھ کے آئے احمدؐ

بعد مرنے کے کوئی آیا جو آئے عیسے
ہاں یہ آیا ہے کہ بعد عیسیٰ کے آئے احمدؐ

بیوقوفو اگر عیسیٰ کو کہو گے زندہ
تو یہ پھر ماننا ہوگا نہیں آئے احمدؐ

کس کو معلوم تھا یہ قادیان رہنیوالا
پہنکر آئے گا اس طرح قبائے احمدؐ

احد احمد کا تعلق ہے اسی کو معلوم
حق کا شیدا جو ہوا اور فدائے احمدؐ

حق نہ تھا غیر کا منکم سے یہ ہے صاف عیاں
ملی احمد کو ہی والدقبائے احمدؐ

وصیت ۱۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں مسمی مرد خان ولد فتح محمد خان سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو اور میں اقرار کرتا ہوں - کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں - میں اپنی آمد سے دسواں حصہ ماہوار بہشتی مقبرہ کے متعلق چندہ دیتا رہوں گا اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا جاوے - میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس کا اثر وصیت ہٰذا پر نہ ہوگا - وصیت بہمہ وجوہ قابل تعمیل سمجھی جاوے - فقط زیادہ والسلام ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

العبد

مرد خان - نشان انگوٹھا

گواہ شد - شیخ غلام احمد بقلم خود ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء
گواہ شد - شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

وصیت ۹۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
میں سلطان حامد ولد میاں صلاح الدین قوم لہلہ المعروف فقیر ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
نوٹ - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے - لہذا اس جگہ اندراج نہیں کیا -
۴ - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کر کے بھیجدیا کروں گا اس میں میں خود امین رہوں گا - یہ اقرارنامہ محض ابتغاء للہ تحریر کیا گیا ہے - اگر آیندہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو تو اس کی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۳ کی ہے۔ یکم جنوری ۱۹۰۶ء

تفصیل حسب ذیل

اسباب خانہ واری تخمیناً ۔ آمدنی ماہوار تخمیناً
لعہ ۔ عہ

العبد

سلطان حامد احمدی بقلم خود
گواہ شد - تابعدار حسام الدین بقلم خود
گواہ شد - محمد مراد احمدی بقلم خود

وصیت ۱۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
میں کریم بخش ولد لبنا قوم ارائیں ساکن رائے پور علاقہ ریاست نابھہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
نوٹ - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے - لہذا اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا -
۴ میں اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میں اپنی وصیت کے متعلق ۹۰ مکان اور زمین وغیرہ کے ۱/۳ حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کر چکا ہوں اور انشاء اللہ العزیز اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا - فقط ۱۴ مگر یہ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ہو اس کا ۱/۳ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے

العبد

کریم بخش سکنہ رائے پور علاقہ ریاست نابھہ

گواہ شد

مہدی حسین مہاجر قادیان خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

گواہ شد

میاں کریم بخش باورچی لنگر خانہ حضرت اقدس قادیان

وصیت ۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
میں لعل الدین ولد محمود قوم باغبان ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
نوٹ - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا -
۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میں شرح صدر سے اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کر کے بھیجدیا کروں گا - اس میں میں خود امین رہونگا یہ اقرار ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے - ۵ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد لعل الدین باغبان
گواہ شد - سلطان حامد احمدی بقلم خود
گواہ شد - تابعدار حسام الدین بقلم خود

وصیت ۲۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
میں عبد الخالق ولد مولوی محمد حسین صاحب قوم ارائیں ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
نوٹ - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے یہاں درج نہیں کیا گیا
۴ - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - چونکہ اس وقت کسی جائداد پر میرا مالکانہ قبضہ نہیں ہے اس لئے فی الحال میں اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا اور اگر میں نے اپنی زندگی میں کچھ اور جائداد حاصل کی - تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو پانچواں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا والسلام

العبد

عبد الخالق تھرڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان

گواہ شد

خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

خاکسار فضل کریم کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان
۸ مئی ۱۹۰۶ء

وصیت ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
منکہ اسد اللہ شاہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط عدا و عدا و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اُس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

عدا اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ میری جائیداد غیر منقولہ مشترکہ ہے اور شرکا رجائیداد غیر احمدی ہیں جائیداد غیر منقولہ کی نسبت وصیت کرنے میں اندیشہ پیچیدگیوں کے بڑھ جانے اور مقدمات کھڑے ہو جانیکا ہے لہذا میں خدا تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اللھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل۔ ۱۵۔ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۲۵ہجری القدسی۔

العبد
اسد اللہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو بقلم خود

گواہ شد
بشارت احمد عفی عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

گواہ شد
فتح محمد کمپونڈر پنڈی گھیپ

وصیت ۱۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
منکہ عبد العزیز احمدی ولد امام الدین قوم ارائیں ساکن موضع اوجلہ تحصیل وضلع گورداسپور کا ہوں چونکہ میں اس وقت بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط عدا و عدا و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

عدا میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے موازی اراضی اٹھاراں گھماؤں بشراکت بھائی محمد جان برادر حقیقی زیر قبضہ ہماری ہے جسمیں مظہر نصف حصہ کا مالک ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً ساڑھے چار گھماؤں جو علی گوہر وچانا د برادر سے بعوض مبلغ ۱۷۰ روپیہ کے بصورت رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جس میں محمد جان مذکور مظہر حصہ مساوی قابض ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً گیارہ گھماؤں بشراکت عبد المجید مرحوم عوض مبلغ ایک ہزار چار سو تیئس واقعہ موضع اوجلہ میں از طرف جٹان لی ہوئی ہے۔ جس میں مظہر نصف حصہ کا حق رکھتا ہے اور واضح ہو کہ چار اراضی جٹاں والی میرے حصہ کی ہر اس میں نصف کی حقدار میری بیوی ہے اگرچہ کاغذات سرکاری میں میرا ہی نام ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ نصف حصہ کی حقدار ہے اور میں اس کے حصہ میں دست انداز نہیں کرتا۔ غرض یہ میری جائیداد ہے جس پر میرا قبضہ ہے اب میں اپنی مقبوضہ جائداد میں سے پانچویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری یہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اور انشاء اللہ عنقریب اس وصیت کردہ جائیداد کا ہبہ نامہ بنام انجمن احمدیہ کرادوں گا اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے پیدا کروں یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے میں ایسی جائیداد کی انجمن مذکور کو وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہونگا میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور میرے ورثاء پر فرض ہے کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان میں پہنچاویں اور بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کریں اگر وہ روک دیں تو اُن کے حکم کی تعمیل کریں خواہ وہ روک کریں یا نہ کریں۔ یہ امر میری وصیت کے معاملہ میں مخل نہیں ہے میری وصیت بدستور قائم رہیگی مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۶ء ۔ خاکسار عبد العزیز احمدی ساکن اوجلہ بقلم خود گواہ شد حکیم محمد زمان بقلم خود ۔ گواہ شد احمد نور بقلم خود ۔ گواہ شد عبد الرحیم اسکول ماسٹر

گواہ شد ۔ محمد حسن دفتری میگزین قادیان بیاد رچیا زاد بقلم خود
گواہ شد فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
گواہ شد ۔ خیر الدین ولد محمد صدیق قوم ارائیں ساکن سیکھواں بقلم خود
گواہ شد ۔ امام الدین ولد محمد صدیق احمدی سکنہ سیکھواں بقلم خود
گواہ شد ۔ خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ ہیڈ کلرک میگزین ۲۷ جون

وصیت ۱۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں مسمی کریم بخش ولد امام بخش سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔
میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔
عنہ روپیہ نقد بطور چندہ مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرتا ہوں اور جو میری آمد ہو اگی اسکا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیا کرونگا میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے اور اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہو سکی تو اس سے میری وصیت پر اثر نہوگا میری وصیت بہمہ وجوہ قابل تعمیل ہوگی۔ فقط زیادہ والسلام ۔ العبد ۔ کریم بخش ولد امام بخش قادیان نشان انگوٹھا
گواہ شد ۔ ماسٹر محمد دین حال وارد قادیان
گواہ شد ۔ عبد الرحیم ولد جھنڈا سنگھ حال وارد قادیان

وصیت ۱۴۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
منکہ مسمی صاحب نور ولد اللہ نور قوم سید افغان ساکن علاقہ کابل الحال مقیم قادیان بقائمی ہوش وحواس خود میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کا دسواں حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو واسطے اشاعت اسلام کے دیا جاوے یہ اس کا حق ہے یہ وصیت نامہ واسطے سند اثبات کے لکھتا ہوں کہ کام آوے اور یادداشت رہے اور یہ وصیت نامہ روبروئے گواہان مندرجہ ذیل لکھا گیا ہے اس کے خلاف اگر کوئی میرا وارث دعویٰ کرے تو وہ باطل سمجھا جاوے۔ المرقوم ۵ جنوری ۱۹۰۷ء
العبد ۔ صاحب نور بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ ناصر نواب بقلم خود

بدر خواتین

ایک لڑکی کی فریاد

بخدمت شریف حضرات جماعت احمدیہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مین کس لائق ہون کہ کوئی مفید مضامین لکھکر آپ کیخدمت مین پیش کرون -
اخلاص اور جوش کے سوائے ناموری مفید نہین - اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا تعالےٰ کے فضل
پر موقوف ہے - بہرحال اپنی بہن صاحبہ خاتون گوریکی کے فرمانے پر آج برا بھلا لکھکر
قسمت آزمائی کرتی ہون جو کہ گذشتہ اخبار بدر مین ایک احمدی بہن کا عمدہ مضمون تعلیم مستورات کے
بارہ مین درج تہا مین بہی اپنی رائے سے ان کی تائید کرتی ہون کہ بے شک مستورات بغیر تعلیم کے
پوری دیندار نہین ہوسکتین اور نہ عقل بڑہتی ہے - عقل ایک جوہر ہے خدا جس کو عنایت کرے
لیکن اگر کوئی مسلمان فرقہ اس بات پر توجہ کرتا تو آجتک بڑا زور تعلیم کا ہوجاتا لیکن تعلیم کا ذکر کرنا
نامناسب جانتے تہے کہتے تہے کہ لڑکیونکو اُردو پڑہانے کی کیا ضرورت ہے کیا انہون نے عیسائی
عورتونکیطرح نوکری کرنی ہے - نماز روزہ ہی کافی ہے مگر قرآن شریف بہی پڑہانے کا کسی کو شوق نہ
تہا اگر کسی نے پڑہا بہی تو طوطی کی مانند رسمی طور پر پڑھ لیا - اب اگر ایک ہزار عورت جمع کرین تو
شاید ایک دو عورتین باترجمہ قرآن شریف پڑہی ہوئی نکل آوین گر کچہ سمجہ مین نہین آتا کہ اس زبان
فرقہ نے کیا ایسا بڑا قصور کیا کہ اس کو اپنے پیارے مذہب کی بابت کچہ تبلایا نہین جاتا اور محروم
رکہا جاتا ہے لیکن اب خدا کے فضل اور رحم سے بہت تعلیم کا چرچہ ہوتا جاتا ہے - جیسے کہ تعلیم پہیلانے
کے لئے عیسوی مذہب نے کوششین کی ہین کہ شہر بہ شہر گلی کوچہ مین سکول جاری کر دئے ہین اور
علاوہ تعلیم کے انجیل وغیرہ بہی پڑہائی جاتی ہے غرض کہ تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے میرا مطلب یہ
تو نہین کہ ہماری بہی لڑکیون کو اسی طرح انجیل کی تعلیم دیجاوے نہین بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ
جب جہوٹے مذہب نے یہ کوشش کی ہے تو سچے مذہب اسلام کی تعلیم کیا کچہ اثر کرتی - تعلیم کے
علاوہ اخبار الحکم اور بدر پڑھ کر گھر مین سنایا جاوے اور نیز حضرت پاک امام علیہ السلام کے
الہام مبارک اور چہوٹی بڑی کتابین پڑھ کر سنائی جاوین تاکہ سنتے سنتے دلون پر دین کا ایسا شوق
اور اثر پڑ جاوے کہ زندگی بھر نہ بہولے اور بہت دین پہیل جاوے اس لئے مین یہ بہی التماس کرتا
ضروری سمجہتی ہون کہ مثلاً شہر سیالکوٹ مین خدا کے فضل سے کثیر جماعت احمدیہ ہے وہان ایک یا
دو گرل سکول ضرور ہونے چاہئین اور ایسے ہی اور بڑے بڑے شہرون مین جہان بڑی جماعت
احمدیہ ہو اسی طرح ہونا چاہیئے اور جہان تہوڑی جماعت ہو وہان پر ایک ہی سکول کافی ہے جیسے کہ
یہان راولپنڈی مین بہی تہوڑی سی جماعت ہے اس جگہ ہی ایک ہی کافی ہے اسی طرح تمام جگہ اندازہ
ہوسکتا ہے لہذا پہر مین بادب اسی بات پر اپنی بزرگ اور پاک احمدیہ جماعت کو توجہ دلاتی ہون
کہ خدا کی مدد کے ساتھ ضرور کوشش فرماوین اگر یہ بندوبست ہوجائے تو ہماری بے زبان فرقہ سے
بڑی بڑی دعائین نکلا کرین اور بہت فائدہ ہو اور دین کی ترقی ہم سے بہی ہوسکے تاہم مین یہ بہی
نہین کہہ سکتی کہ دینداری علم پر موقوف ہے کیونکہ ساری جہان کے مرد و زن تعلیمیافتہ نہین ہوتے
جہانتک ہوسکے اس وقت امام کے زمانہ مین مستورات کو تعلیم ہونی بڑی ضروری ہے کیونکہ خداوندکریم نے
اپنے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب کو تعلیم ہی دیکر دنیا پر بہیجا
ہے اب اگر کوئی مخالف ہماری عورتون سے سوال کرے کہ تم نے مرزا صاحب کو کسطرح مان لیا ہے تو سوائے
اس کے کہ میرے آبا جان نے مان لیا ہے یا میرے خاوند نے مان لیا ہے اس واسطے مین نے مان لیا ہے یہ تو کوئی
جواب نہ ہوا بلکہ ایک قسم کی کمزوری کا اظہار کیا گیا ہے - ہان اگر تعلیم ہوگی اور پہر حضرت امام کی
کتب مبارک پر نظر غور سے گذری ہوئی ہوگی تو مخالف کو جواب قرآن اور حدیث کے رو سے دیسکتی ہین اب مین آپ سبکو دعا دیکر خدا کے پاک نام پر ختم کرتی ہون خدا تعالیٰ ہم سب کو دین اور دنیا
کے مکر سے بچاوے - اور عاقبت نیک کرے - آمین - راقمہ س - ب از راولپنڈی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نتھو - مہدی پور - کلاس والہ سیالکوٹ
عمردین - اروپ - گوجرانوالہ
احمدین خانساماں - بہیرہ
محمد نواز کاٹھ گڑھ ہشیارپور
قادربخش - بہرتانوالہ بہیرہ شاہ پور
فتح خان چک اسکندر گوجرانوالہ
علی محمد - منڈی کے سیالکوٹ
نعمت خان - بنگہ جالندہر
غلام نبی کربہہ نوان شہر "
شیر محمد خان - رہتاس جہلم
بقا محمد صاحب " "
محمد خان - دوالمیال جہلم
عبدالرحمن " " "
میرزمان " " "
فضل دین - کنہالیان پسرور سیالکوٹ
بوٹا " " " "
غلام رسول " " "
فتح علی - موضع بہوہا حاجیوالہ گوجرات
عبدالرحمن افغان میرام شاہ
ٹوچی -
اہلیہ چودہری غلام علی کالی صوبہ
پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری مشرف علی
کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اشرف علی
کالی صوبہ - پسرور - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری جہاندار خان
معہ دختر کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حفظ علی معہ دختر
کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
بنت میاں اللہ دتا صاحب
کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
چودہری کریم داد معہ اہلیہ و فرزند
و والدہ - واتہ زید کا پسرور
سیالکوٹ

چودہری خوشی محمد معہ اہلیہ و فرزند
پسرور - سیالکوٹ
ہر دو بیوہ چودہری حیات محمد
معہ دختر تلواڑہ بدوملی رعیہ
سیالکوٹ
بیوہ چودہری امین بخش تلواڑہ
بدوملی - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اللہ بخش تلواڑہ
بدوملی - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری فضل احمد - تلواڑہ
بدوملی - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری سید محمد - تلواڑہ
بدوملی - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری پیراندتا - تلواڑہ
بدوملی - رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں غلام محمد - تلواڑہ
بدوملی - رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں حاکم صاحب
تلواڑہ - رعیہ سیالکوٹ
احدمیر - بوکام کولہ گام کشمیر
شاہ محمد معہ اہلیہ دہیرکے کلاں
گجرات
رنگ علی شاہ معہ اہلیہ کریام
نوان شہر جالندہر
منشی عبدالرحمن صاحب
ڈویژن نہر لائل پور
مسمات گلاب بی بی اہلیہ بوٹا
پوہلہ - رعیہ - سیالکوٹ
غلام نبی - سمبڑیال
شاہ دین - بہڑی شاہ رحمان
بہلوکے گوجرانوالہ
مسمات کرم بی بی - بہڑی شاہ رحمان
بہلوکے - گوجرانوالہ
مسمات فاطمہ - بہڑی شاہ رحمن
بہلوکے - گوجرانوالہ
مولاداد - گلوکے گوجرانوالہ
سراج الدین - سمبڑیال

اہلیہ چودہری فضل داد صاحب
تلواڑہ - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ ثانی " " "
اہلیہ غلام رسول تلواڑہ - رعیہ
سیالکوٹ
محمد بخش ولد محمد حسن صاحب
موضع بہوڈی
اہلیہ راجہ عبدالرحمان خان
پانڈی کشمیر
گلاب - کنہالیان پسرور سیالکوٹ
مسمات عظمت بی بی اہلیہ غلام محمد
نگہ - نوان شہر جالندہر
میراحمد شاہ محرر جنگی پشاور
غلام احمد - تلونڈی - گورداسپور
محمد دین - کترالی سیالکوٹ
میاں شہاب الدین صاحب ولد
احمدیار صاحب ساکن بہینی
ضلع لاہور
چودہری بہولا ولد اللہ جوایا
ویرووال - تحصیل ڈسکہ ضلع
سیالکوٹ
نظام الدین صاحب ولد اللہ دتا
ساکن ویرووال سیالکوٹ
عبداللہ ولد آلہی بخش صاحب
ساکن بدروال تحصیل بٹالہ
ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۶۲۳
۲۴ر جون سنہ ۱۹۰۷ء فقیر علی صاحب ۵ر
۱۱۶۴ نیاز محمد صاحب عہ
۱۲۵۵ چودہری حاجی احمد صاحب ۵ر
یکم جولائی سنہ ۱۹۰۷ء ۹۴ نادر خان صاحب للعہ
۴ " " ۱۹۱ محمد حبیب اللہ صاحب ۸ر
۷ " " ۱۹۳۴ شمس الدین صاحب ۵ر
۸ " " ۱۵۲ عبدالعزیز صاحب ۵ر
۸ " " ۲۹۹ عطا محمد صاحب ۵ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار حصہ جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانحعمری اور فہرست مضامین ملگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۵ اور مجلد ۷ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسین اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲/۸ کیگئی تھی اور مجلد ۳ ہے۔ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۲/۸ اور مجلد ۳ میں دیجاویگی اور اسکے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے یعنی بیجلد درثمین بجائے ۴ کے صرف ۲ اور مجلد ۸ کی بجائے صرف ۶ میں مل سکیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت کیلئے کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

طریقہ احمدیہ (پنجابی نظم) تمام عقائد احمدیہ با دلائل بیجلد ۱/۵ مجلد ۸

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کسوف خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲
رویائے صالحہ	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴
الوصیۃ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲
القول الصحیح	اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ۱

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ۱
تعلیم مستورات۔ مستورات کے بہت مفید۔ قیمت ۲
آئینہ وکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱
کامن احمدی۔ الہامات والے۔ قیمت ۱

سر الشہادتین	مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ۱

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ لغات القرآن ہر دو حصہ ۱/۱۲ مینیجر)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب بہت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں مذکور صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۶) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل ملک کشمیر ہے مگر پنجاب میں ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۶ سال سے قادیان میں مقیم ہیں نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں۔ کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

روزنانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر اخبار روزنانہ اخبار عام

نور الدین	مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔